بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ / ستّرھواں اجلاس

مباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ03/مئی2010ءبمطابق18/جمادی الاوّل1431ھ بروز سوموار﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	دُعائے مغفرت۔	3
3	چیئرمینوں کا پینل۔	3
4	وقفہِ سوالات۔	7
5	رخصت کی درخواستیں۔	23
6	آڈٹ رپورٹس۔	24

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **03**/مئی 2010ء بمطابق **18**/جمادی الاوّل 1431ھ بروز سوموار بوقت صبح 11 بجکر 25 منٹ پرزیرصدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی' بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡ مِنِیۡنَ ۙ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا○

وَاِذَآ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِ نۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ کَانَ یَئُوۡسًا○

قُلۡ کُلٌّ یَّعۡمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ؕ فَرَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ھُوَ اَھۡدٰی سَبِیۡلًا ○

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

پارہ نمبر۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲تا۸۴

ترجمہ: یہ قرآن جو ہم نازل کررہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ اور انسان پر جب ہم اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہوجاتا ہے۔ کہہ دیجئے! کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر عامل ہے' جو پوری ہدایت کے راستے پر ہیں انہیں تمہارا رب ہی بخوبی جاننے والا ہے۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب سپیکر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔پینل آف چیئر مین کیلئے۔۔۔۔۔۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی قائد ایوان۔

دعائے مغفرت

قائد ایوان: پروفیسر ناظمہ طالب شہید اور سول ہسپتال بم دھماکے میں جو لوگ جاں بحق ہوئے اُنکے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: مولوی صاحب! فاتحہ کریں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی! رواں اجلاس کے لئے پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب سپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے رواں اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

2۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

3۔ نوابزادہ طارق مگسی صاحب۔

4۔ ڈاکٹر آغا عرفان کریم صاحب۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات۔

محترمہ روبینہ عرفان: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: Mohtarma Rubina Irfan Sahiba is on a point of order.

محترمہ روبینہ عرفان: تھینک یو جناب سپیکر! جناب سپیکر! گزشتہ ماہ دالبندین میں اور قلات میں جو تیزاب پھینکنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی اس بارے میں تحریک التوا آگئی ہے۔میں نے آرڈر کیا ہے وہ کسی سیشن کے لئے ٹیبل

ہو جائیگی۔ابھی وہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں آ گئی ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان: .ok جی۔

جناب سپیکر: جی زمرک خان صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب! بڑی مہربانی۔ ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جو صوبے کو درپیش ہے وہ بجلی کا ہے۔ابھی کچھ عرصہ پہلے پھر ہماری سبی لائن پر ٹاور اُڑائے گئے ہیں۔اور ہمارے سارے زمینداروں کا دارومدار بجلی پر ہے یا پانی پر ہے۔تو جب بجلی بند ہوتی ہے تو پانی بھی نہیں ملتا ہے باغوں کو اور وہ بہت سخت تکلیف میں ہیں۔میں تو نواب صاحب اور پورے اس ایوان کے توسط سے وفاقی حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے نواب صاحب ان کو بتائیں گے کہ جلد سے جلد اِن پر کام شروع ہو جائے کیونکہ روڈ بھی بند ہو رہی ہیں۔پرسوں بھی کچلاک روڈ بند تھی۔ژوب روڈ بند تھی اس پر strike تھی۔ہمارے قلعہ عبداللہ روڈ پر strike ہو رہی تھی۔ابھی کوئٹہ میں پھر انہوں نے کوئی ٹائم دیا ہوا ہے۔دو دن کے بعد یا تین دن کے بعد وہ پوری strike کریں گے اور پہیہ جام ہڑتال کی انہوں نے کال دی ہے۔تو نواب صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ وفاقی حکومت کو ہدایت جاری کریں کہ جلد سے جلد ان ٹاورز کی مرمت کروا کے بجلی کو بحال کروا دیں۔اور ہر وقت اس سیزن میں جب بھی سیزن شروع ہوتا ہے ہمارے ٹاور گرائے جاتے ہیں۔اور ہماری بجلی بند ہو جاتی ہے۔زمیندار جتنے بھی ہیں وہ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔آخر میں ایک بار پھر request کرتا ہوں کہ اسکو جلد از جلد بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آن ریکارڈ آ گیا۔منسٹر اریگیشن اینڈ پاور! چیف کیسکو سے اس مسئلے کو takeup کریں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جب بھی ہمارا سیزن ہوتا ہے تو ہماری بجلی بند کر دی جاتی ہے اور بہانہ یہ بنایا جاتا ہے کہ جی ٹاوروں کو تخریب کاروں نے اُڑایا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو کیسکو چیف سے takeup کریں۔

وزیر آبپاشی و برقیات: آج صبح بھی میں نے وزیراعلیٰ صاحب سے بات کی تھی کہ آپ کیسکو کو کم از کم پابند کریں۔آج پندرھواں دن ہے کہ بجلی نہیں ہے' آپ کو پتہ ہے لوگوں کا کیا حال ہے۔دوسری میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ آف پاکستان نے دو چھٹیوں (ہفتہ اور اتوار) کا اعلان کیا ہے۔آپ کو پتہ ہے ہمارے بلوچستان میں' یہ صرف اسلئے اعلان کیا گیا ہے کہ بجلی

بجائی جائے۔آدھے بلوچستان میں بجلی ویسے ہی نہیں ہے۔سردیوں میں ہمارے اسکولوں میں ویسے دوڈھائی مہینے چھٹی ہوتی ہے گرمیوں کی چھٹیاں بھی ہوتی ہیں۔ہمارے ہسپتالوں میں ہمارے اسکولوں میں بعض ایسے دیہات اور ڈسٹرکٹس میں بھی بجلی نہیں ہے۔اگر ہے بھی وہ دو چار گھنٹے کیلئے شہروں میں ہے باقی بلوچستان میں نہیں ہے۔میں اس ایوان کے توسط سے نواب صاحب سے گزارش کرتا ہوں کم از کم ہسپتالوں اور اسکولوں میں یہ دو چھٹیاں نہ ہوں۔اس سے ہمارے مریضوں کو بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں جمعے کے دن بہانہ یہی ہوتا ہے کہ جی جمعہ کی نماز ہے۔بارہ بجے ویسے ہی ڈاکٹر صاحبان چلے جاتے ہیں۔ہفتے کو نہیں آتے اتوار کو ویسے چھٹی ہے۔آپ کو پتہ ہے مریضوں کا کیا حال ہے۔لہٰذا میں اس ایوان کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب اور بلوچستان گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ کم از کم اسکولوں اور ہسپتالوں کو ان دو چھٹیوں سے مستثنیٰ قرار دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی وزیر اعلیٰ صاحب!

قائد ایوان: میں نے چیف سیکرٹری بلوچستان سے کہا ہے کہ ہسپتالوں اور اسکولوں کو ان دو دن کی چھٹیوں سے مستثنیٰ قرار دیں۔

جناب سپیکر: اسکولوں کو اور hospitals کو؟

قائد ایوان: اسکولوں کو اور hospitals کو ہفتے کے دن کا میں نے کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: ہفتے کے دن چھٹی نہیں ہوگی۔

Chief Minister: Yes in the schools and in the hospitals .

(ڈیسک بجائے گئے) جناب سپیکر! جہاں تک بجلی کی بات ہے اس سلسلے میں ابھی چیف کیسکو سے بات ہوئی اس پر کام شروع ہے۔انشاء اللہ کچھ دنوں میں وہ ٹھیک ہو جائے گی۔

Mr . Speaker: Ok. Thank you . جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت وحرفت): شکریہ جناب سپیکر! میں بھی بجلی سے متعلق کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔چونکہ ہمارا (مکران گرڈ اسٹیشن) ملک کے باقی گرڈ اسٹیشنوں سے علیحدہ ہے، جس میں تین ڈسٹرکٹس کیچ، پنجگور اور گوادر آتے ہیں۔جناب! وہاں بجلی ایران سے فراہم کی جاری ہے اسکی capacity اس وقت 35 میگا واٹ ہے۔لیکن وہاں آئے دن جو ہم نئے گاؤں کو بجلی دے رہے ہیں یا وہاں بجلی کی ضرورتیں روز بروز زیادہ ہوتی جاری ہیں۔تو اس وقت peak hours میں لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور وہ تقریباً جو deficit

ہے وہ 8 میگاواٹ کی ہے۔تو نواب صاحب نے بھی مرکزی حکومت سے بات کی ہے اور میں نے بھی ایک letter لکھا ہے مرکزی حکومت کو لیکن جناب! تا حال اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔کیسکو والوں سے میری بات ہوئی ہے۔اُن کا کہنا یہ ہے کہ ایران جو ہمیں بجلی دے رہا ہے وہاں اُن کا جو گرڈ اسٹیشن ہے وہ ایک 12 وِیل کا ایک ٹرک اسکے اُوپر ہے۔تو ایران سے بات کی جائے اگر وہ وہاں ایک اور 35 میگاواٹ کا گرڈ اسٹیشن لگا دے تو وہ up-grade ہو کر 70 میگاواٹ تک ہو سکتی ہے جو کہ ہمارے آئندہ آنے والے تین چار سال کے لئے کافی رہے گا۔تو جناب والا! میری یہی گزارش ہوگی کہ مکران گرڈ کے لئے، چونکہ اگر باقی ملک میں زیادہ بجلی پیدا ہو بھی جائے تو اسکا ہمیں فائدہ نہیں ہوگا۔اس لئے کہ ہمارا لنک نیشنل گرڈ سے ہے ہی نہیں۔مکران گرڈ علیحدہ ہے۔جس سے بجلی ایران سے آتی ہے۔تو میری یہی گزارش ہوگی کہ مرکزی حکومت سے کہا جائے کہ جلد سے جلد ایران کی بجلی کو up-grade کیا جائے تاکہ وہاں لوڈ شیڈنگ میں کمی کی جاسکے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: وزیراعلیٰ صاحب نے یقیناً سن لیا ہے He will takeup the matter with Federal Government.جی قائد ایوان صاحب!

قائد ایوان: جناب سپیکر! 18 تاریخ کو میں ایران جا رہا ہوں۔تو یہ مسئلہ میں وہاں ضرور اُٹھاؤں گا اور اس کو 35 سے 70 میگاواٹ کرنے کی گزارش کریں گے۔(ڈیسک بجائے گئے)

Mr . Speaker: Thank you .good . جی وزیر خزانہ صاحب!

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! جو ہماری ابھی ٹرانسمیشن لائن کو نقصان پہنچا ہے۔ابھی ہمارے آنرایبل ممبر میر بختیار خان ڈومکی صاحب نے اپنے ایریا میں اس کی سیکورٹی کے انتظامات کیئے ہیں۔اور آئندہ انشاء اللہ اس طرح کے واقعات رونما نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: بختیار صاحب نے سیکورٹی کے انتظامات؟

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جی ہاں سیکورٹی کے۔B.C.S.اور Frontier Corps بھی کر رہی ہیں۔بختیار خان صاحب نے اپنے ایریا میں اس کی سیکورٹی کے انتظامات کر لیے ہیں۔

جناب سپیکر: ok۔جی سلیم کھوسہ صاحب!

جناب سلیم احمد کھوسہ (وزیر زکواۃ، عشر، حج واوقاف): جناب سپیکر صاحب! ہم جانتے ہیں کہ آجکل بجلی کا بے انتہا بحران چل رہا ہے لیکن جعفرآباد، نصیرآباد پاکستان کے انتہائی گرم علاقے ہیں۔میری گزارش یہ ہے کہ جناب والا! وہاں چار چار، پانچ پانچ دن بجلی نہیں ہوتی۔تو آپ سے ہم بھی یہ گزارش کرتے ہیں اس ایوان کے

توسط سے کہ آپ واپڈا والوں کو کوئی رولنگ دیں اُن کو پابند بنائیں کہ کم سے کم اتنا تو بتایا جائے کہ بلوچستان کے ان علاقوں کی لوڈ شیڈنگ کے لئے کتنے گھنٹے مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ وہاں کے لوگوں کے لئے مصیبت اور وبال جان بن گئی ہے۔

وقفہ سوالات

جناب سپیکر: ok جی۔ پوائنٹ ریکارڈ پر آ گیا ہے۔ وقفہ سوالات' محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ اپنا سوال پکاریں۔

محترمہ روبینہ عرفان: سوال نمبر 169۔

☆169 **محترمہ روبینہ عرفان:**　　　مورخہ 30/مارچ 2010 کا مؤخر شدہ

کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اطلاعات کا سالانہ بجٹ کس قدر ہے تفصیل دی جائے؟

(ب) مارچ 2008ء تا تا حال صوبہ سے شائع ہونے والے مقامی/غیر مقامی اخبارات کی کل تعداد کس قدر ہے۔ اور حکومت ان اخبارات کو اشتہارات کی تقسیم کس طریقہ کار کے تحت کرتی ہے۔ نیز ان اخبارات کیلئے مرتب کی گئی کیٹگری کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر اطلاعات:

(الف) نظامت تعلقات عامہ بلوچستان کے سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1	تنخواہ مع الاؤنسز	-/2,70,64,000 روپے
2	کمیونیکیشن چارجز	-/12,45,000 روپے
3	یوٹیلٹی چارجز	-/10,20,000 روپے
4	ٹرانسپورٹیشن چارجز	-/22,00,000 روپے
5	اشتہارات کا بجٹ	-/12,00,00,000 روپے
6	سپلیمنٹ چارجز	-/6,00,000 روپے
7	سپلیمنٹ سبی میلہ	-/6,00,000 روپے
8	گرانٹ پریس کلب کوئٹہ	-/10,00,000 روپے (محکمہ خزانہ بلوچستان نے یہ رقوم روک رکھی ہیں)
9	گرانٹ پریس کونسل کوئٹہ	-/1,00,000 روپے

10 گرانٹ معزور صحافیان -/1,00,000 روپے

11۔ متفرق کنٹیجنسیز -/19,93,000 روپے

ٹوٹل بجٹ -/15,59,22,000 روپے

(ب) مارچ 2008ء تا حال صوبہ سے شائع ہونے والے اخبارات کی تعداد درج ذیل ہے:۔

1۔	روزنامے	100
2۔	ہفت روزہ	30
3۔	پندرہ روزہ	10
4۔	ماہنامے	79
	ٹوٹل اخبارات	**219**

مندرجہ بالا اخبارات و رسائل کو گورنمنٹ کی منظور شدہ اشتہارات کی پالیسی کے تحت سرکاری اشتہارات جاری کئے جاتے ہیں اس میں مندرجہ ذیل پالیسی اور فارمولہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(i) سرکاری اشتہارات کو اخبارات یا جرائد اپنا استحقاق تصور نہیں کرینگے۔

(ii) اخبارات و جرائد حکومت پاکستان کی سنٹرل میڈیا لسٹ پر ہوں اور انہوں نے اپنی ABC کرائی ہو۔

(iii) وہ اخبارات و جرائد اشتہارات لے سکیں گے جنہوں نے باقاعدگی کے ساتھ اپنے سرکولیشن کو آڈٹ کرایا ہو۔

(iv) اخبارات و جرائد نے اپنی دو سالہ باقاعدہ اشاعت پوری کی ہو۔

(v) اخبارات کے علاقہ اثر و نفوذ (Area of influence) کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(vi) جس سرکاری محکمہ کا اشتہار ہو گا اس کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(vii) ایک لاکھ کا ٹینڈر نوٹس دو اخبارات کو جاری کیا جاتا ہے۔

(viii) 5 لاکھ کا اشتہار چار اخبارات بشمول ایک جریدہ کو جاری کیا جاتا ہے۔

(ix) پانچ لاکھ سے زائد اشتہار چھ اخبارات بشمول دو جرائد کو جاری کیا جاتا ہے۔

(x) ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل سطح کے اشتہارات تین اخبارات کو جاری کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک قومی ایک ریجنل اخبار اور ایک جریدہ ہوتا ہے۔

(xi) صوبائی اور پاکستان سطح کے اشتہارات چار اخبارات کو جاری کئے جاتے ہیں، جن میں سے ایک قومی، دو ریجنل اخبار اور ایک جریدہ ہوتا ہے۔

موجودہ پالیسی برائے اشتہارات میں ایسی کوئی گنجائش نہیں ہے جس میں اخبارات و جرائد کو کسی کیٹیگری میں تقسیم کیا جائے۔

Mr . Speaker: Question No 169. Answer be taken as read. Any supplementary on Q.169 ?

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہوں گی کہ صوبائی حکومت نے صحافتی تنظیموں اور صحافیوں کے مسائل کے مستقل اور جامع حل کے لئے میڈیا پالیسی تشکیل دی تھی۔ جناب سپیکر! میرے پاس یہ میڈیا پالیسی کی ایک کاپی ہے۔ اس پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا گیا؟ حقائق کیا ہیں؟ تفصیل دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں محترمہ! دیکھیں آپ تھوڑی سی irrelevant جارہی ہیں۔ اس سوال میں آپ نے بجٹ پوچھا ہے اُس حوالے سے کوئی آپ کے پاس سپلیمنٹری ہے؟

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! میں اسی پر آرہی ہوں۔ If you listen to my question, please جناب سپیکر! بلوچستان میں شائع ہونے والے اخبارات، جرائد اور رسائل کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہورہا ہے۔ اور موجودہ 12 کروڑ کا بجٹ ناکافی ہے اسے 30 کروڑ کر دیا جائے۔ کیونکہ بیرون ملک دوروں پر صحافیوں کو اور صوبائی کوٹہ ہوتا ہے۔ کیا بلوچستان کے صحافیوں کو صدر اور وزیر اعظم کے وفود کا بیرون ملک دوروں کے دوران ابتک کیوں محروم رکھا گیا ہے۔ جناب وزیر صاحب مجھے اس کی تفصیل بتائیں کہ انہوں نے اس پر عملدرآمد کیا ہے؟ Because it is in your Media Policy here.

جناب سپیکر: جی منسٹر انفارمیشن!

جناب محمد یونس ملازئی (وزیر اطلاعات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جس طرح کہ محترمہ کہہ رہی ہیں کہ اس بجٹ کو تیس کروڑ کر دیا جائے، بالکل میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ ہمارا بجٹ بالکل ہی محدود ہے، جس کی وجہ سے ہم زیادہ تر صحافیوں کو مطلب جتنے events ہوتے ہیں وہاں بہت کم تعداد میں ہم بھیجتے ہیں۔ تو باقی جو انہوں نے سوالات کئے ہیں اُن کی detail ہے۔

جناب سپیکر: نہیں mover نے یہ پوچھا ہے کہ بلوچستان کے صحافیوں کو بیرونی ملک دوروں پر جب پرائم منسٹر اور پریزیڈنٹ صاحب جاتے ہیں ملک سے باہر، تو اُن کو وہاں نہیں لے جاتے ہیں یا کم تعداد میں کیوں اس طرح

ہو رہا ہے؟

وزیر اطلاعات: ہاں اُسکے لئے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سندھ سے میں نے رابطہ کیا ہوا ہے۔ ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ میں خود وہاں ہمارے جو فیڈرل منسٹر ہے اُن سے اس مسئلے پر کافی مرتبہ گفت شنید ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آئندہ ہم آپ کے صحافیوں کو لے جائیں گے۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہوں گی کہ تین سال گزر جانے کے بعد بھی ابھی تک وفاقی حکومت اس پر غور کر رہی ہے۔ کیا ہمارے صحافیوں کو یہ حق نہیں ہے' کیا آپ نے میڈیا پالیسی پڑھی ہے؟

وزیر اطلاعات: جی بالکل اُن کا حق ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب! بالکل اُن کا حق ہے۔ اور آپ نے اس پر عملدرآمد کیا ہے آپ نے written میں بھیجا ہے۔ جو یہ اس میں لکھا ہوا ہے؟

وزیر اطلاعات: جی ہم نے ان کو بھیجا ہوا ہے بالکل۔

Mohtarma Rubina Irfan: Can I have the copy please

اس معزز ایوان کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ کے توسط سے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ فیڈرل انفارمیشن منسٹری سے correspondance کریں۔ کہ جو بلوچستان کے صحافیوں کا حق ہے وہ اُنہیں دیا جائے۔

وزیر اطلاعات: جی ہاں ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ نے correspondance کی ہے تو mover کو اس کی ایک کاپی بھی دے دیں۔

وزیر اطلاعات: جی بہتر۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ انہوں نے کن کن صحافیوں کو recommend کیا ہے۔ please اُن کی بھی لسٹ ہمیں دیجئے۔ تھینک یو۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! by name تو ہم نے نہیں کیا ہے۔ لیکن ہم نے اُن کو لکھ کر بھیجا ہوا ہے وہ آپ کو دے دینگے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی جعفر مندوخیل صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: ایک تو یہ کہ صحافیوں کو foreign بھجوانے کی بات کی۔ اسمیں میں سمجھتا ہوں کہ

آنرایبل چیف منسٹر صاحب اگر خود اس کی cognizance لیں۔ کیونکہ منسٹر لیول سے یہ اُوپر کی بات ہے۔ تو شاید اس کے اُوپر تھوڑا ہو جائے۔ اسلام آباد ویسے ہی آج نہیں ہمیشہ سے یہاں کے بارے میں reluctant ہوتا ہے۔ اور second میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو اشتہارات کی تقسیم کا کیا فارمولہ آپ نے بنایا ہوا ہے؟ اکثر صحافیوں کا ہم کو بھی شکایت آتی ہے کہ من پسند لوگوں کو دیا جاتا ہے یا اُن لوگوں کو ایسے جرائد کو بھی دیا جاتا ہے جن کی practical کوئی number of papers تقسیم ہی نہیں ہوتی ہے، ماہنامہ میں یا پندرہ روزہ۔ کیا یہ اسمیں اس کی تفصیل بتا سکتے ہیں کہ آپ کن کن کو میڈیا پالیسی میں دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر انفارمیشن! جعفر خان صاحب کے supplementary کا جواب دیں۔ یعنی کہ کیا criteria ہے؟

وزیر اطلاعات: criteria ہم نے ان میں نہیں رکھا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں criteria تو ہونا چاہئے ناں۔

وزیر اطلاعات: نہیں، ابھی جیسے ناں روزنامہ جنگ اور مشرق یہ اس قسم کے جو بڑے اخبارات ہیں اور بھی ہیں تو according to circulation اور area influence کے تحت وہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں دیکھیں criteria تو آپ کو رکھنا ہوگا۔ کچھ ہمارے اخبارات 1947ء سے ہیں، کچھ ابھی ہے۔ تو اُس میں آپ کو تفریق تو رکھنی ہوگی ناں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! ابھی ہم ایک پالیسی اس میں وضع کر رہے ہیں تاکہ سب کو adjust کر سکیں۔

جناب سپیکر: تو کیا ابھی تک انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی واضح نہیں ہے؟

وزیر اطلاعات: نہیں واضح ہے لیکن ابھی ہم دوبارہ اسمیں کچھ کر کے اس کو آگے صحیح کر دیں گے۔

جناب سپیکر: بہرحال جو میں سمجھا ہوں ضمنی سوالات سے کہ ناانصافی ہو رہی ہے اُس کا تدارک کیا جائے۔

وزیر اطلاعات: نہیں وہ میں نے کہہ دیا کہ گورنمنٹ کے منظور شدہ اشتہارات کی پالیسی کے تحت ہم اِنکو اشتہارات دے رہے ہیں اسکے علاوہ نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: جی روبینہ عرفان صاحبہ on a supplementray ---۔ **(مداخلت)**

No point of order during question hour. وہ سپلیمنٹری پر ہیں۔ پہلے وہ اپنا سپلیمنٹری

پوچھ لیں پھر آپکو دیتا ہوں۔ دیکھیں جی اُنکا سوال ہے. She has the right آپ اُن کو سپلیمنٹری پوچھنے دیں اسکے بعد آپ بھی جو بات کرنا چاہیں گے آپ کو موقع دیں گے۔ دیکھیں اُن کا سوال ہے۔ Let her ask the supplementary question and then I will give you the floor.

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہونگی کہ یہاں پر کمیونیکیشن چارجز اور ٹرانسپورٹیشن چارجز' بارہ کروڑ پینتالیس ہزار' کمیونیکیشن چارجز۔ ٹرانسپورٹیشن چارجز بائیس کروڑ روپے۔ What is the difference between these two? اور آپ نے یہاں لکھا ہے difference contingency آپ اس کی تفصیل ذرا بتا دیجئے۔

وزیر اطلاعات: یہ کمیونیکیشن چارجز 12 لاکھ 45 ہزار ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کہہ رہی ہیں کہ کمیونیکیشن چارجز اور ٹرانسپورٹ چارجز' اس میں کیا فرق ہے؟

وزیر اطلاعات: اس کی detail میں پھر آپ کو دے دونگا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر فنانس پیسے یہ دیتے ہیں ان کو شاید بہتر پتہ ہو۔ جی وزیر خزانہ بتائیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! آپ نے اجازت دی۔ میں اپنے محترم آنرایبل ممبر محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے سوال کیا اور پہلی مرتبہ ہماری اسمبلی میں ہمارے انفارمیشن منسٹر جواب دے رہے ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ ہے اس کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (ڈیسک بجائے گئے)۔ (مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں نہیں' منسٹر صاحب تشریف رکھیں۔ دیکھیں منسٹر صاحب سے پہلی بار question کیا گیا اور وہ جواب دے رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت) ہاں تو اُن سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں۔ He is alert there. جی منسٹر صاحب!۔۔۔۔ (مداخلت)

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! اور ہمارے محکمہ خزانہ۔۔۔ (مداخلت)

جناب سپیکر: آپ لوگ please cross talk نہیں کریں address the chair۔ جی محترمہ!

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! محکمہ خزانہ سے اخبارات کی ادائیگی کے حوالے سے' محکمہ خزانے سے اخبار کی ادائیگی کے حوالے سے تفصیلات صحافی برادری کو لاحق ہیں۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خزانہ بلوچستان نے تین کروڑ کا اضافی بجٹ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے اخبارات معاشی بدحالی سے دوچار ہو رہے ہیں؟ آپ نے

اس بارے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ جناب منسٹر صاحب!

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب!

وزیر اطلاعات: اِس کے لئے میں نے verbally بھی اِن سے کہا ہے کہ بھئی ہمارے کچھ فنڈز ابھی تک روکے ہوئے ہیں۔تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں ہم کر کے دیدینگے۔ابھی وہ ہاؤس میں سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ناں ابھی آگے دوسوال اور ہیں ناں۔ٹھیک ہے۔جی ٹھیک ہے۔جی محترمہ روبینہ صاحبہ اگلا سوال پکاریں۔

محترمہ روبینہ عرفان: جی۔ I am still not satisfied with the answer.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کو satisfy کر دیں گے۔آپ اگلے سوال پر آئیں ذرا۔

محترمہ روبینہ عرفان: آپ اگر اُنہیں کہہ دیں کہ یہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کریں گے' بالکل' اُن کو کہہ دیا ہے He will satisfy the House and you as well .

Mohtarma Rubina Irfan Specially this communication and transportation .

جناب سپیکر: وہ آپ کو بالکل clear کر دیں گے۔اور آپ اگلے سوال پر آئیں جی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! ساری detail میں اِن کو مہیا کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان: سوال نمبر 170۔

☆170 **محترمہ روبینہ عرفان:** <u>مورخہ 30/مارچ 2010ء کا مؤخر شدہ</u>

کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آغاز حقوق بلوچستان کے اشتہارات کیلئے الگ بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اشتہارات کیلئے کل کس قدر بجٹ مختص کیا گیا تھا اور کن کن اخبارات کو اشتہارات دیئے گئے۔نیز کیا ملک کے دیگر صوبہ جات کے اخبارات کو بھی مذکورہ اشتہارات دیئے گئے ہیں۔اگر جواب اثبات میں ہے تو کن کن اخبارات کو کل کس قدر مالیت کے اشتہارات دیئے گئے ہیں

صوبہ وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر اطلاعات:

(الف) آغاز حقوق بلوچستان کے اشتہارات کے لئے الگ بجٹ مختص نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ اس کے لئے الگ بجٹ مانگا گیا تھا۔

(ب) آغاز حقوق بلوچستان کے حوالے سے مندرجہ ذیل اخبارات کو اشتہارات جاری کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	اخبار کا نام	تاریخ اجراء	تاریخ اشاعت	رقم
1	روزنامہ مشرق کوئٹہ	26.11.2009	27.11.2009	Rs.445846/-
2	روزنامہ انتخاب حب	ایضاً	ایضاً	Rs.104105/-
3	روزنامہ آزادی کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.99074/-
4	روزنامہ زمانہ کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.95717/-
5	روزنامہ باخبر کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.88172/-
6	روزنامہ عوام کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.119875/-
7	روزنامہ ایگل حب	ایضاً	ایضاً	Rs.108301/-
8	روزنامہ نوائے وطن کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.66539/-
9	روزنامہ نوئے ژوند کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.78454/-
10	روزنامہ معلوم کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.74939/-
11	روزنامہ جنگ (مشترکہ)	ایضاً	ایضاً	Rs.245500/-
12	روزنامہ ڈان، کراچی، اسلام آباد، لاہور	ایضاً	ایضاً	Rs.123689/-
13	روزنامہ خبریں لاہور	ایضاً	ایضاً	Rs.67285/-

14	روزنامہ سنچری ایکسپریس کوئٹہ ،ایکسپریس اسلام آباد ،لاہور	ایضاً	ایضاً	Rs.174918/-
15	روزنامہ ٹائمز،لاہور	ایضاً	ایضاً	Rs.54881/24
16	روزنامہ دی نیوز،لاہور ،راولپنڈی	ایضاً	ایضاً	Rs.73282/32
17	روزنامہ دی نیشن لاہور	ایضاً	ایضاً	Rs.36615/24

نمبرشمار	اخبارکانام	تاریخ اجراء	تاریخ اشاعت	رقم
1	روزنامہ جنگ کوئٹہ	30.11.2009	01.12.2009	Rs.31200/-
2	روزنامہ مشرق کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.36776/-
3	روزنامہ انتخاب حب/کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.26659/-
4	روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.30654/-
5	روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.29322/-
6	روزنامہ باخبر کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.27991/-

نمبرشمار	اخبارکانام	تاریخ اجراء	تاریخ اشاعت	رقم
1	روزنامہ جنگ کوئٹہ	30.11.2009	04.12.2009	Rs.62400/-
2	روزنامہ مشرق کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.73552/-
3	روزنامہ انتخاب حب	ایضاً	ایضاً	Rs.66098/-
4	روزنامہ انتخاب کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.53318/-
5	روزنامہ بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.65568/-
6	روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.61308/-

7	روزنامہ آزادی کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.62904/-
8	روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.58644/-
9	روزنامہ باخبر کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	Rs.55982/-
			ٹوٹل۔	**Rs.2487675/-**

ان اشتہارات کے اجراء کی فہرست محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے اپنی ضرورت کے تحت مرتب کی تھی ، درج بالا رقومات کی ادائیگی یا مذکورہ رقم کی فراہمی کے لیے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کو لکھا جا چکا ہے ابھی تک اخبارات کو ادائیگی نہیں ہوئی ہے۔

M . Speaker: Answer be taken as read , Any supplementary on QuestionNo 170?

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! غیر مقامی اخبارات کو اشتہارات کس پالیسی اور کس حکم سے دیے گئے ہیں؟ کیونکہ اس مد میں لاکھوں کے فنڈز دیئے جا رہے ہیں مقامی اخبارات کی حق تلفی ہو رہی ہے' کیا یہ حق تلفی نہیں کہ ہمارے مقامی اخبارات کی بجائے آپ غیر مقامی اخبارات کو یہ فنڈز دے رہے ہیں؟ دوسرے صوبے تو بلوچستان کے اخبارات کو اتنی زیادہ رقوم کے اشتہار نہیں دیتے ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ اسمبلی فلور پر اس کی وضاحت کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر انفارمیشن! معزز ممبر یہ کہہ رہی ہیں کہ آغازِ حقوق بلوچستان میں جو بلوچستان کے باہر کے اخبارات کو اشتہار دیے وہ کیوں آپ نے اتنی زیادہ تعداد میں دیئے ہیں؟

وزیر اطلاعات: اِس کے لئے ہم نے جتنی بھی کوشش کی ہے کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ باقی ظاہر ہے ہمیں اسکے لئے باہر کے اخبارات کو بھی مدنظر رکھنا ہوتا ہے تاکہ وہ تمام علاقوں میں چلا جائے۔ لیکن اب ان کو ہم set کر کے دے رہے ہیں۔ باقی حق تلفی کسی کی نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! یہ نمبر 11 روزنامہ جنگ (مشترکہ) نمبر 12 روزنامہ ڈان ،کراچی ، اسلام آباد، لاہور' نمبر 13 روزنامہ خبریں لاہور' نمبر 14 روزنامہ سینچری' ایکسپریس کوئٹہ، ایکسپریس اسلام آباد، لاہور' نمبر 15 روزنامہ ٹائمز لاہور' نمبر 16 روزنامہ دی نیوز لاہور، راولپنڈی' نمبر 17۔۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں وہ۔۔۔۔(مداخلت)

محترمہ روبینہ عرفان: آپ مجھے یہ بتائیں کیا روزنامہ دی نیوز راولپنڈی کو یہاں ہمارے مقامی لوگ پڑھتے ہیں؟ کیا اس کی کوئی اہمیت ہے؟

جناب سپیکر: نہیں دیکھیں محترمہ! اس کا جواب منسٹر صاحب آپ کے سپلیمنٹری میں دے چکے ہیں۔ جو میں سمجھا ہوں اُن کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ حکومت جو۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

Mohtarma Rubina Irfan:I think you are giving the answer Mr. Speeker.

جناب سپیکر: نہیں نہیں جو اُنہوں نے کہا ہے میں آپ کو وہ communicate کر رہا ہوں۔ اُنہوں نے کہہ دیا' اُنہوں نے جواب آپ کو دے دیا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں اس کا اُنہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔

وزیر اطلاعات: بہرحال یہ ہے کہ ہم حق تلفی نہیں ہونے دینگے۔ ظاہر ہے اُن کو بھی دینا پڑتا ہے یہ سارے پالیسی میں ہیں۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! آغازِ حقوق بلوچستان' یہ بلوچستان کے بارے میں ہے۔ یہ بلوچستان کے حق کے بارے میں ہے۔ یہ اشتہارات بلوچستان کیلئے ہیں۔ اگر ہمارے منسٹر صاحب جانیں یہ بلوچستان کے اخبارات کا حق بنتا ہے جناب سپیکر! They should have the advertisements

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں۔۔۔۔۔(مداخلت)

وزیر اطلاعات: لیکن یہ۔۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سے جب پوچھا جائے' اگر ضرورت پڑی تو آپ سے پوچھا جاتا ہے۔

وزیر اطلاعات: ایک پوائنٹ میں واضح کروں کہ یہ قومی سطح کا معاملہ تھا۔ اس وجہ سے ہمیں ان کو دینا ہوتا ہے۔۔۔(مداخلت)

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر آغازِ حقوقِ۔۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: بی بی! آپ جب یہاں سپلیمنٹری کرتی ہیں Then you please listen بی بی! جب آپ سوال کرتی ہیں تو آپ جواب بھی سنیں ناں' آپ خود ہی بولے جا رہی ہیں ناں۔

محترمہ روبینہ عرفان: جی نہیں۔ یہاں answer دیا ہے کہ آغازِ حقوقِ بلوچستان کے اشتہار کے لئے الگ بجٹ مختص نہیں کیا گیا بلکہ اسکے لئے الگ بجٹ مانگا گیا ہے۔ تو آپ نے کتنی رقم مانگی ہے؟

جناب سپیکر: وہ اس میں لکھا ہوا ہے آپ پہلے پڑھیں اس کو۔۔۔۔(مداخلت)

محترمہ روبینہ عرفان: کتنے کروڑ روپے؟

جناب سپیکر: آپ پڑھیں ناں۔آپ کے پاس۔۔۔۔(مداخلت)۔

Mohtarma Rubina Irfan: I am asking you a question .

جناب سپیکر: نہیں جی irrelevant نہیں ہوگا۔ ہر چیز کا جواب is very much there اور یہ جو ہے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ۔۔۔(مداخلت)

محترمہ روبینہ عرفان: ایک ارب بائیس کروڑ روپے؟ This is what's coming to you

جناب سپیکر: دیکھیں محترمہ! ہر چیز clear ہے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہتا چلوں کہ یہ قومی سطح کا معاملہ تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سے جب chair کہے chair جب supplementary محسوس کرے Then you can answer

وزیر اطلاعات: ایک پوائنٹ ذرا میں واضح کروں ناں۔

M . Speaker: You please don't rise on your own please .
جی سردار اسلم صاحب!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب سپیکر صاحب! یہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے، جب آغازِ حقوقِ بلوچستان کی بات ہوتی ہے ابھی کیا لاہور۔۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ لوگ Please try to understand ناں۔

وزیر آبپاشی و برقیات: یہ بالکل غلط ہے کہ بلوچستان کے اخباروں کو اشتہار نہ دیں اور پنجاب کے اخباروں کو اشتہار دیں یہ غلط ہے۔ یہ تو وزیر موصوف کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلوچستان کے اخبارات کا تحفظ کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں un-nasessary بحث ہے۔۔۔(مداخلت۔شور) نہیں نہیں I will not allow un-necessary discussion on this .

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! ہم عوام کے نمائندے ہیں اس سے عوام۔۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا یہ فرض ہے کہ گورنمنٹ کی چیزوں کو publicity دے۔ nation wide, world wide. ٹھیک ہے ناں جواب مل گیا پلیز۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! یہ پیسے بلوچستان کے ہیں He is answerable to the people of Balochistan .

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یا خود بولیں یا chair کو سنیں ناں۔ اگر آپ نے خود ہی بولنا ہے تو آپ بولتی رہیں ناں۔۔۔(مداخلت)

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! I am asking him the question

M . Speaker: No you will ask through chair .

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر I am asking him the question . He should answer me the question . I am not satisfied at all .

جناب سپیکر: اُف ? You are not satisfied

محترمہ روبینہ عرفان: آپ مجھے answer نہیں دیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ بیٹھیں گی تو آپ کو۔۔۔۔(مداخلت)

محترمہ روبینہ عرفان: منسٹر انفارمیشن سے پوچھنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ جب کسی کو سنیں گی نہیں تو How they will satisfy you . You will keep on talking.....(مداخلت)

Mohtarma Rubina Irfan: Then he should give me the answer.

جناب سپیکر: no ۔ آپ بیٹھیں He has given the answer

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! آپ فریق ہیں یا کہ جج ؟

جناب سپیکر: تو آپ اکیلی بولتی رہیں گی۔ This is not the way to conduct the House, please, please.

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جعفر صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں ایک توجہ چاہتا ہوں' معلومات کرنا چاہتا ہوں' چیف منسٹر صاحب' فنانس منسٹر صاحب اور انفارمیشن منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق آغازِ حقوقِ بلوچستان میں آج تک اتنے پیسے نہیں آئے ہیں جتنے ہم نے اشتہارات میں دے دیے ہیں۔

M . Speaker: This is another debate .

شیخ جعفر خان مندوخیل: آغازِ حقوقِ بلوچستان میں جتنے پیسوں کا انہوں نے وعدہ کیا تھا وہ تو الگ ہے' اتنے پیسے نہیں آئے ہیں جتنے ہمارے اشتہارات پر خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب روبینہ عرفان صاحبہ کا سپلیمنٹری یہ ہے کہ جی یہ اشتہارات پاکستان میں باقی اخبارات کو کیوں دیے گئے ہیں؟

وزیر اطلاعات: میں یہی کہہ رہا تھا سپیکر صاحب! کہ یہ قومی سطح کا معاملہ تھا اسلئے صوبائی حکومت کی ہدایت پر قومی اخبارات کو بھی اشتہارات جاری کیے گئے ہیں۔ کیونکہ بلوچستان کے نوجوان دیگر صوبوں میں بھی رہائش پذیر ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ it is ok محترمہ روبینہ صاحبہ! آپ اپنے اگلے سوال پر آئیں۔

محترمہ روبینہ عرفان: سوال نمبر 171۔

☆171 محترمہ روبینہ عرفان: <u>مورخہ 30/مارچ 2010 کا مؤخر شدہ</u>

کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ کے صحافیوں کی فلاح و بہبود نیز بیماری، بچوں کی شادی اور ناگہانی گھڑی میں مدد کیلئے بجٹ مختص کیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس مد میں کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے اور اس رقم سے کن کن صحافیوں کی مالی معاونت کی گئی ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر اطلاعات:

حکومت بلوچستان نے معذور صحافیوں کی گرانٹ کے لئے سالانہ ایک لاکھ روپے مختص کئے ہیں، اس سال کی گرانٹ سے شاہین روحی بخاری ایڈیٹر روزنامہ ساحل کوئٹہ کو دس ہزار روپے دیئے جا چکے ہیں۔

علاوہ ازیں وزیراعلیٰ بلوچستان نے محمد یونس بلوچ، رپورٹر روزنامہ آزادی کوئٹہ کے لئے ایک لاکھ روپے کی اضافی رقم منظور کی تھی جو انہیں ادا کر دی گئی ہے۔

M . Speaker: Question 171, answer be taken as read . Any supplementary on 171 ?

محترمہ روبینہ عرفان: جی جناب سپیکر! صحافیوں کی بہبود کیلئے بجٹ کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اگر ایک لاکھ ہے تو

اُونٹ کے منہ میں زیرہ۔ گزشتہ مہینوں میں روزنامہ عوام کے دفتر میں دھماکے کے نتیجے میں صحافی جمال ترکئی کو معاوضہ نہیں ملا۔ سول ہسپتال خودکش حملے میں زخمی فرید احمد، نورالٰہی بگٹی، سلمان اور دیگر صحافیوں کو معاوضہ ادا نہیں کیا گیا۔ اور اس حوالے سے خطیر رقم پر مشتمل بجٹ ہونا چاہیے۔ اس بارے میں آپ کی وزارت کیا کہتی ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر انفارمیشن!

محمد یونس ملازئی (وزیر اطلاعات): جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس head میں ہمارے پاس ٹوٹل ایک لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ایک لاکھ روپے تو کچھ نہیں ہیں منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات: وہی میں کہہ رہا ہوں اسی لئے میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ ہمارے اس بجٹ کو تیس کروڑ کیا جائے۔ اور ہمارے سارے اسی میں adjust ہو جائینگے۔ ابھی اس میں پچھلے سال صرف ہم نے شاہین روحی بخاری جو ایڈیٹر ہیں اُن کو دس ہزار کی گرانٹ دی اور محمد یونس بلوچ رپورٹر کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اسمیں میں بھی آپ سے گزارش کرونگا کہ اب بجٹ بن رہا ہے آپ گورنمنٹ کو مہربانی کر کے لکھیں۔ کیونکہ آجکل ہمارے میڈیا کے دوست on spot reporting کرتے ہیں، وہاں حادثے کا شکار بھی ہوتے ہیں، تو اُن کی فلاح و بہبود کیلئے ایک لاکھ روپے تو کچھ نہیں ہیں۔ You must reconsider this amount . Any supplementary ? No, no more supplementary . No you can't ask supplementary . You are Minister, please . The Cabinet Members can't ask the supplementries . جی صادق صاحب! وقفہ سوالات ختم ہو جائے Then I will take your point of order . ٹھیک ہے۔ بی بی جی! Any supplementary .

محترمہ روبینہ عرفان: جی جناب سپیکر! میں منسٹر انفارمیشن سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ڈی پی آر اُنکی زیرنگرانی میں ہے۔ جب ہمارے تمام ممبران I am talking about the M.P.As کہ جب کوئی فنکشن یا کوئی تقریب یا کسی حوالے سے بھی اُنہیں اپنی پریس ریلیز یا اُنہیں بلاتے ہیں، یا اُن کے فوٹوگرافرز کو بلاتے ہیں۔ تو کیوں، میں نے وزیر موصوف سے کتنی بار، اُنہیں بھی معلوم ہے، میں اُن سے بھی یہ request کر چکی ہوں۔ کہ نہ وہ ہماری خبریں دیتے ہیں نہ وہاں آتے ہیں۔ اگر میں یہ الفاظ استعمال کروں یہ نامناسب اور نازیبا لگیں گے۔ اس august House کے توسط سے۔ اگر میں وہاں سے کوئی فوٹوگرافر بلاؤں تو بغیر سفید

لفافے کے وہ کبھی بھی میرا کام نہیں کرینگے۔

M . Speaker: This is no supplementary .

To look-after the Government , not the MPAs. You اور ڈی پی آر کا کام ہے

---- (مداخلت) دیکھیں جو رولز ہیں' جو طریقہ ہے are a part of Government .

ڈی پی آر-----

محترمہ روبینہ عرفان: جناب وزیر اعلیٰ صاحب Are we not a part of the government?

جناب سپیکر: No ڈی پی آر propagate کرتا ہے منسٹرز کو اور گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کو۔

Chief Minister: My sister you are very much a part of the Government . And you have all the right to post questions to which ever if you want . You are a part of the government .

Mohtarma Rubina Irfan: Thank you so much , I needed this answer .

(ڈیسک بجائے گئے)

M . Speaker: This is the C.M is very gracious , otherwise the D.P.R is concerned with the government Ministers and all the departments .

Mohtarma Rubina Irfan: We all are the government , Mr.Speaker .

جناب سپیکر: ok.

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب سپیکر صاحب! یہ جو گورنمنٹ کے ہیں ضروری نہیں ہے کہ سب ایم پی ایز منسٹر بن جائیں۔اس دفعہ تو چلو تھوڑے زیادہ بن گئے۔لیکن یہ اخبار والوں کا جانا وہاں اُن کی کوریج کرنا یہ اسی کا حصہ ہے کیونکہ اسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ابھی ہماری پارٹی سے ہیں' جو منسٹرز ہیں ان کو کوریج ملے یا اُن کو وہ پروٹوکول ملے It was not like that

M . Speaker: But the Chief Minister has been kind enough , he

has clarified that he will ask the D.P.R to.......

Sheikh Jafar Khan Mandokhail: That is a good thing . That he has clarified it and I think in future after this it will not happen .

جناب سپیکر: ok. وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم حبیب الرحمٰن صاحب، وزیر کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر شاہنواز مری صاحب، وزیر نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ نجی کام کی وجہ سے وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے وزیر موصوف نے رخصت کی درخواست کی ہے۔

محترم مولانا عبدالواسع صاحب، سینئر وزیر سرکاری دورے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم سردارزادہ ناصر خان جمالی صاحب اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے جلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار یار محمد رند صاحب، ممبر بلوچستان اسمبلی نے اپنے حلقے کے دورے کی وجہ سے موجودہ اجلاس کے تمام ایّام کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر حمل کلمتی صاحب، وزیر گوادر سرکاری دورے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم طاہر محمود صاحب وزیر نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر ظفر اللہ خان زہری صاحب، وزیر نے سوراب جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم محمد اسمٰعیل گجر صاحب، وزیر نے بوجہ ناسازی طبیعت آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

جی منسٹر فارسٹ پہلے تھے ان کے بعد' کیونکہ وہ کھڑے تھے میں نے انہیں بٹھایا ہے' ان کے بعد پھر آپ۔ جی۔

مولانا عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات وجنگلی حیات): سر! ضلع پشین کے زمیندار لوڈ شیڈنگ کے خلاف اسمبلی کے گیٹ پر ہیں۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر جنگلات وجنگلی حیات: ضلع پشین کے زمیندار اسمبلی کے گیٹ پر لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاج پر ہیں' وزراء کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: وہ گئے ہیں منسٹر صاحب! سی ایم صاحب نے بھیجے ہیں۔ جی زمرک خان صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): میں نواب صاحب کو' اپنی پوری اسمبلی کو اٹھارویں ترمیم پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں' خصوصاً جو ہماری پارٹی کے اور پشتونخوا والے جو ہمارے بھائی ہیں وہاں کے عوام کو جو اُنکی 63 سالہ جدوجہد تھی وہ آخر رَنگ لائی۔ اور اپنے نام کے لئے جو وہ لڑے تھے' صوبہ پشتونخوا کے لئے ان کو ملنے پر اپنی پارٹی کی طرف سے پوری اسمبلی کی طرف سے اور پورے بلوچستان کے عوام کی طرف سے اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور صوبائی خودمختاری جو کنکرنٹ لسٹ جو ہمارے محکمے تھے جو مرکز کے پاس تھے ابھی 50% ہمارے صوبے کو ملے ہیں۔ یہ بھی صوبائی خودمختاری کی طرف ایک بڑا اقدم ہے۔ جس میں نواب صاحب نے خصوصاً بہت کوشش کی اور ہمارے ممبروں نے کوشش کی اِن سب کو مبارکبار دپیش کرتا ہوں، بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ وزیر خزانہ حکومت بلوچستان کی آڈٹ رپورٹس پیش کریں۔

آڈٹ رپورٹس

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں محمد عاصم کرد' وزیر خزانہ' درج ذیل آڈٹ رپورٹس حکومت بلوچستان ایوان کی میز رکھتا ہوں:۔

1۔ آڈٹ رپورٹ بابت حسابات حکومت بلوچستان برائے سال 10-2009ء۔

2۔ آڈٹ رپورٹ حکومت بلوچستان مالی محاصل (Revenue Receipt) برائے سال 10-2009ء۔

جناب سپیکر: حکومت بلوچستان کی آڈٹ رپورٹ بابت حسابات برائے سال 10-2009ء اور مالی محاصل رپورٹ بابت سال 10-2009ء اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت پیش ہوئیں۔ لہٰذا یہ آڈٹ رپورٹس مجلس حسابات عامہ کے سپرد کی جاتی ہیں۔ جی اچکزئی صاحب!

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیرامورنوجوانان): جناب سپیکر Thank you very much آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سر! میں ایک ایسے point کی طرف اشارہ کرنا چاہ رہا ہوں جہاں مجھے وزیراعلیٰ صاحب کی ذاتی attention required ہے۔ ایک تو مجھ سے پہلے یہاں بجلی کا ذکر ہوا کہ بجلی کا مسئلہ ہے وہ تو almost discuss ہوگیا۔ لیکن اسکی طرف کسی نے اشارہ نہیں کیا ہے کہ یہ بجلی کا بنیادی مسئلہ کون کرتا ہے یہ ٹاور کون اُڑاتے ہیں؟ اس کی طرف اشارہ نہیں کرتے ہیں لیکن ہم واپڈا کو blame کرتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ پر صحیح ہے۔ جو میرا point ہے that is recording sir چمن بارڈر جو کہ افغانستان کے ساتھ ہے وہاں پچھلے ڈیڑھ مہینے سے ایف سی نے اس کو اپنے منشاء اور اپنی مرضی کے مطابق بند کیا ہوا ہے۔ وہاں لوگوں کا آنا جانا بالکل stop ہے ساری بزنس رکی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے تین مسائل ہیں۔ ایک روڈ کے حوالے سے ہڑتال ہوگی یہ میں ایڈوانس میں کہنا چاہ رہا ہوں۔ اس سے problem ہوگا ہمارے لئے اور گورنمنٹ کے لئے secondly بجلی کا مسئلہ ہے۔ third بارڈر بند ہوا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اس کا نوٹس کوئی کیوں نہیں لیتا؟ آیا کونسی اتھارٹی ہے جس کو ہم approach کریں جس کو ہم اپنی یہ درخواست پہنچائیں کہ بارڈر کس نے بند کیا ہے کس اتھارٹی کے تحت بند کیا ہے کیا نیٹو والوں کی اس میں involvement ہے۔ Americans کی involvement ہے۔ یا صرف ایف سی نے اپنی مرضی اور اپنے منشاء کے مطابق بند کیا ہوا ہے۔ لہٰذا جناب وزیراعلیٰ صاحب سے میری درخواست ہے کہ یہ کیس اگر take-up کیا جائے اور اُن سے یہ معلومات کی جائیں کہ بارڈر کیوں بند ہے اور کب تک یہ بند رہیگا؟ تھینک یو جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ سی ایم صاحب نے سن لیا ہے Definitely he will look into it and talk with them .

قائدایوان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں مَیں نے آئی جی ایف سی سے میٹنگ کی ہے۔ اور کل چیمبر آف کامرس چمن کی ایک delegation آئی تھی اُن سے ملاقات کر رہے ہیں باقی مسئلے حل کرینگے انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: ok۔ جی جعفر مندوخیل صاحب!

شیخ جعفرخان مندوخیل: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس پوائنٹ کی جس کی طرح عبدالخالق اچکزئی صاحب نے اشارہ کیا کہ روڈ کی construction کا کام نہیں ہو رہا ہے اور وہ بند ہے۔ یہ میں انکے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں کسی نہ کسی طریقے سے related رشتہ دار یا بھائی وغیروں کا اِدھر کام ہے پرسوں چیف منسٹر صاحب

کے ساتھ بھی اس پر میٹنگ ہوئی تھی۔ چیف منسٹر نے خود ہی نیشنل ہائی وے ٹیلیفون کر کے معلومات کیں۔ تو انہوں نے کہا ایک روپیہ بھی اس مد میں ہم کو آج تک ریلیز نہیں ہوا ہے۔ چیف منسٹر صاحب ذرا توجہ دیں گے سر! چیف منسٹر صاحب نے خود ہی میرے سامنے ٹیلی فون کیا شاہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا روڈ کا جو انہوں نے ذکر کیا ہے کہ روڈ بند ہوگی یا روڈ پر کام نہیں ہو رہا ہے۔ تو اُس پر میں نے کہا چیف منسٹر صاحب نے خود ہی اس کا نوٹس لیا اور انہوں نے ٹیلی فون کیا نیشنل ہائی وے۔ لیکن بدقسمتی سے یا ہماری برائی کی وجہ سے آج تک ایک روپیہ بھی نیشنل ہائی وے کو ریلیز نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ کام ہوگا یا مزید بند ہوگا۔ اسکے بعد پبلک کا جو reaction ہوگا وہ تو ممبر محترم صاحب نے توجہ دلائی۔ اس کی وضاحت میں کرنا چاہتا تھا ان کے سامنے۔ کیونکہ اس کا عوام کے سامنے نزلہ ہمارے اوپر آجاتا ہے کہ وہ لوگ کام نہیں کرتے ہیں یا وہ لوگ نہیں چاہتے ہیں۔ نہ صرف یہ ہے بلکہ کوئٹہ قلات روڈ کا کام تو بند ہو گیا ہے۔ یہ مزید بھی بند ہونے والا ہے within days یہ شاید اسمبلی یا چیف منسٹر صاحب نے خود اس کا نوٹس لیا ہے He has talked to the Federal Government , Finance Secretary and NHA Chairman . لیکن تاحال اسکے فنڈز ریلیز نہیں ہوئے ہیں۔ نہ صرف اسکے بلکہ کوئٹہ جو آپ کے گوادر پورٹ کو پراونشل ہیڈکوارٹر، پھر آگے سینٹرل ایشیاء کے ساتھ منسلک کرتے ہیں اس کا بھی اس سال ایک روپیہ بھی ریلیز نہیں ہوا ہے اس پر بھی کام بند ہو گیا ہے۔ یہ تو چیف منسٹر صاحب کے علم میں ہے He has taken the notice لیکن صرف اسمبلی کے سامنے یہ میں کہنا چاہتا تھا۔ کیونکہ کل جو پبلک آئیگی وہ ہماری گورنمنٹ کے خلاف اگر بولتی ہے یا پھر ان لوگوں کے خلاف جو کنسٹرکشن کر رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک کنٹریکٹر میں سمجھتا ہوں میرا بھائی ہے۔ کوئی چھپانے کی بات نہیں ہے اس جگہ پر اس وجہ سے پھر ہمارے اوپر بھی ایک نزلہ گرتا ہے لوگ بددعائیں ہم لوگوں کو دیتے ہیں۔

M . Speaker: But I think the Chief Minister has several meetings with the Ministry of Communications and NHA and it has been assured . Let the Chief Minister answer .

قائد ایوان: مسٹر سپیکر صاحب! ہماری نیشنل ہائی ویز کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں ہمارے ساتھ یہ commitment کی تھی کہ وہ ہر مہینے ایک ارب روپے ریلیز کرینگے، لیکن وفاقی گورنمنٹ ریلیز نہیں کر رہی ہے۔ ابھی پچھلی دفعہ میں گیا تھا جو ہمارے ایڈوائزر ہیں فنانس کے نجم الدین شیخ صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: حفیظ شیخ صاحب۔

قائد ایوان: جی؟

جناب سپیکر: حفیظ شیخ صاحب۔

قائد ایوان: حفیظ شیخ صاحب۔sorry۔تو اُنہوں نے سیکرٹری فنانس کو بلایا۔فیڈرل سیکرٹری فنانس نے مجھ سے کہا کہ سوا چار ارب روپے ہم نے مختص کئے ہیں' جو بلوچستان کے ہائی ویز کے لئے ہونگے۔اُس دن جعفر خان میرے پاس آئے کیونکہ اِن کا بڑا بھائی شہاب الدین خان میرا کلاس فیلو میرا بھائی میرا عزیز جیسا ہے۔ تو پھر میں نے فون کیا سیکرٹری فنانس کو'وہ آئی ایم ایف کی میٹنگ کیلئے واشنگٹن گیا ہوا تھا۔پھر میں نے چیئر مین نیشنل ہائی وے کو فون کیا۔اُنہوں نے کہا اب تک ایک ٹکہ بھی ہمیں ریلیز نہیں کیا گیا ہے بلکہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ تو سوا چار ارب روپے کی رقم ہے۔اگر ان میں سے پچاس کروڑ بھی ہمیں وفاقی گورنمنٹ ریلیز کرے تو ہم بہت تیزی سے یہ کام شروع کریں گے۔یہ تو افسوس کی بات ہے اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔مطلب یہ اگر وفاقی گورنمنٹ ہم سے کہے کہ ہم آپکے لئے اتنی رقم مختص کرتے ہیں تو وہ رقم ہمیں ملنی چاہیے۔اگر نہیں ہے تو ہم سے کہے کہ نہیں ہے تم لوگ جاؤ کچے میں گاڑیاں دوڑاؤ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سی ایم صاحب نے بات بڑی واضح کردی ہے.I think۔جی احسان شاہ صاحب!منسٹر صاحب ایک منٹ احسان شاہ صاحب کو ٹائم دو۔آپ please آپ احسان شاہ صاحب کو' باری باری ہوگا ناں۔دیکھیں آپ ضد نہ کریں۔آپ بول لیں لیکن اب' جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت وحرفت): جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا ممنوں ہوں کہ آپ نے مہربانی فرما کے مجھے کچھ عرض کرنے کا موقع فراہم کیا۔جناب والا! جہاں تک NHA کے فنڈز کا تعلق ہے یہ مالی سال جب اسٹارٹ ہورہا تھا تو اُس وقت نواب صاحب گئے تھے ہم بھی ساتھ تھے۔وہاں مرکزی حکومت سے بات ہوئی تھی اور انہوں نے مختلف سیکٹرز میں بلوچستان کے لئے پیسے رکھے تھے افسوس کی بات یہ ہے کہ تمام سیکٹرز میں جو پیسے رکھے گئے تھے وہ میری یاداشت کے مطابق کوئی پچاس بلین کے لگ بھگ تھے۔لیکن جناب! اِسوقت جو مالی سال بند ہونے جارہا ہے' اسوقت اگر ہم جائزہ لیں تو پچاس بلین سے مشکل کے ساتھ بیس ارب روپے ریلیز ہونگے۔

جناب سپیکر: بلکہ پچاس نہیں Seventy Billion ہوگیا تھا بعد میں۔

وزیر صنعت وحرفت: Seventy Billion پچھلے سال کے ملا کے۔پچھلے سال میں جو بچ رہ گئے تھے' بڑی

مہربانی آپ نے میری یاداشت کو correct کیا۔ستر بلین پچھلے مالی سال کے جو رہتے تھے وہ بھی شامل کر کے ستر بلین سے جناب! اس وقت بمشکل بیس بلین روپے ریلیز ہو چکے ہونگے۔لیکن جناب والا! NHA کے بہت سارے کم ۔اب اُن کا بہانہ یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ۔ اگر NHA نے خود بھی کام نہیں کرنا ہوتا یا وہاں مرکزی گورنمنٹ نے پیسے نہیں دینے ہوتے تو اُنکے پاس بہانے بہت سارے ہیں جس میں ایک بہانہ لاءاینڈ آرڈر کا ہے۔ جناب والا! میں یہاں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ آئے دن کچھ ہمارے مہربان وزیراعلیٰ صاحب کے اسلام آباد کے دوروں پر بڑے خفا رہتے ہیں۔یا اخبارات میں جو میں نے دیکھا ہے کچھ بیانات آئے ہیں۔ جناب والا! آپ خود اندازہ کریں جب وزیراعلیٰ صاحب وہاں اِتنا ٹائم دیتے ہیں اسکے باوجود صورتحال یہ ہے کہ ستر ارب میں سے بیس ارب روپے یا تیس ارب روپے آتے ہیں۔اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ہماری کابینہ کے تمام دوستوں کو علم ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب وہاں جا کے ایک ایک دفتر میں خود جاتے ہیں۔NHA کے آفس میں خود جاتے ہیں ان کے منسٹر سے ملتے ہیں یا واپڈا کے دفتر خود جاتے ہیں منسٹر سے ملتے ہیں۔اس کے باوجود جناب! یہ حال ہے۔تو اگر وزیراعلیٰ صاحب اسلام آباد نہ جائیں تو میرا خیال ہے کہ ایک دو بلین سے زیادہ بمشکل بلوچستان کو ریلیز ہو۔شکریہ جناب!

جناب سپیکر: جی اچکزئی صاحب! آپ کیا کہہ رہے تھے؟ You want to add something

وزیر امور نوجوانان: جناب سپیکر! اس روڈ کے بارے میں بار بار NHA والوں سے ہماری میٹنگیں ہوئی ہیں۔فیڈرل منسٹر صاحب آئے ہیں انہوں نے promise کیا ہے۔انکے توسط سے NHA حکام جو کہ responsible لوگ ہیں۔اُن کے توسط سے' روڈ پہلے بلاک تھی پھر ہم گورنمنٹ کے کہنے پر گئے روڈ کھلوائی لوگوں سے promises کیا۔پھر یہاں statement لگی By the end of this year دسمبر کا انہوں نے ٹائم دیا تھا پھر اپریل کے end کا ٹائم دیا تھا کہ مکمل ہو جائیگی۔کس کی بات پر ہم بھروسہ کریں کس کی بات کو توجہ سے سنیں اور کس کی بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم لوگوں کے پاس جائیں اور ان سے یہ کہیں کہ یہ روڈ اس وقت تک مکمل ہو جائیگی۔NHA کا کوئی ایسی responsibility لے سکتا ہے کہ یہ روڈ کب تک مکمل ہو جائیگی؟ مطلب اسکے اوپر جو مرضی ہے کہتا رہے ہم اس کی مرضی سے promise کرتے ہیں لیکن اس کے اوپر عملدرآمد نہیں ہوگا۔اور یہ بھی ایسا چلتا رہیگا جس طرح پہلے ہوا ہے سر!

جناب سپیکر: دیکھیئے وزیراعلیٰ صاحب تو اس بارے میں ہر ہفتے meetings کرتے ہیں' جاتے ہیں اُنکے ساتھ وعدے بھی کیئے جاتے ہیں۔لیکن ابھی خود ~~وزیراعلیٰ صاحب~~ نے فرمایا کہ ابھی تک فنڈز ریلیز نہیں ہوئے

ہیں۔ تو ہم سب کو کوشش کرنی چاہیے سی ایم صاحب کی قیادت میں وفاقی گورنمنٹ کو convince کریں کہ جی بلوچستان کے یہ مسائل ہیں۔ ان دُوردراز علاقوں میں جب تک سڑکیں نہیں ہوں گی اور مین آئی ویز نہیں بنیں گے تو problems ہوں گے۔ اس سے اور mistrust بڑھے گا تو سی ایم صاحب کوشش کررہے ہیں کہ and I hope Federal Government will look it ۔ جی جعفر صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب سپیکر! میں آنرایبل چیف منسٹر کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی آپ بولیں It is being recorded

شیخ جعفر خان مندوخیل: یہ نہیں definitely میں چیف منسٹر صاحب کی عرض میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وزیراعلیٰ صاحب! اسمبلی کے اِس فلور پر میں نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی، تو اُسمیں پھر آپ نے، جو ہمارے لوکل طلبہ ہیں اسکولوں اور کالجز کے اُنکے وظائف بیس سال پہلے کی شرح کے اوپر ابھی تک ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ ڈیٹیل بھی میں نے پیش کی تھی۔ پھر آپ نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم آگے بجٹ میں اسکے اوپر غور کرینگے اور اس کو زیادہ کرینگے upto-date کرینگے۔ اور خدا کے فضل سے اس ہاؤس کی اور وزیراعلیٰ صاحب کی کوششوں سے نئے این ایف سی میں کافی ہمارے لئے وسائل آئے ہیں۔ میری request ہے کہ یہ اگلا بجٹ جو دو مہینے بعد آنے والا ہے، اُسمیں یہ ابھی محکمہ تعلیم کو آپ آرڈر دیدیں کہ ان کی وہ proposal پیش کرے تاکہ بعد میں آپ منظور کرسکیں کہ جو وظائف ہیں طلباء کے اسکول اور کالجز لیول کے جو ناکافی ہیں وہ تعلیم مکمل نہیں کرسکتے ہیں۔ اور وزیراعلیٰ صاحب کے نوٹس میں ہے انہوں نے وعدہ بھی کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ نئے این ایف سی کے بعد نئے بجٹ میں وزیراعلیٰ صاحب اگر He will be able to give them the money. وعدہ کریں اور اس پر غور کریں۔

جناب سپیکر: .ok وزیراعلیٰ صاحب نے سن لیا اور فنانس منسٹر غور سے سن رہے ہیں۔

قائد ایوان: جناب سپیکر! معزز رکن جعفر خان صاحب نے جو مسئلہ پیش کیا ہے اِس پر ہم ضرور غور کرینگے۔ بلکہ ابھی، اگر آپ میرے پاس دفتر میں آجائیں سیکرٹری ایجوکیشن کو بلاکر اس پر ابھی ہم میٹنگ کرلیتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: تھینک یو جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ok ٹھیک ہے جعفر صاحب! اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 6 رمئی 2010ء بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔